روزنامہ

ٹیلیفون نمبر 213029 C.P.L 61

الفضل

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

بدھ 16 اکتوبر 2002ء 9 شعبان 1423 ہجری - 16 اخاء 1381 ہش جلد 52-87 نمبر 236

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے بارہ میں تازہ اطلاع

اللہ تعالیٰ کے فضل سے حضور انور کی انجیو پلاسٹی کامیاب طور پر ہوگئی ہے

احباب کرام دعاؤں ' صدقات اور نوافل کا سلسلہ بدستور جاری رکھیں

ربوہ: 15- اکتوبر 2002ء حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے بارہ میں محترم صاحبزادہ مرزا مسرور احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر مقامی تحریر فرماتے ہیں کہ: جیسا کہ احباب جماعت کو پہلے اطلاع دی جاچکی ہے کہ حضور ایدہ اللہ کو دوسرے عوارض کے ساتھ دل کی تکلیف بھی سامنے آئی ہے۔ جس کی مزید تحقیق بذریعہ انجیو گرافی ہونی تھی۔ جس کے لئے حضور انور 14- اکتوبر 2002ء کو ہسپتال تشریف لے گئے۔

انجیو گرافی ماہر قلب ڈاکٹر جینکنز نے کی اور دل کی نالیوں میں دوران خون کی بندش کے آثار نمایاں طور پر نظر آئے۔ جس کی وجہ سے ڈاکٹر صاحبان نے فوری انجیو پلاسٹی کا فیصلہ کیا۔ الحمد للہ کہ انجیو پلاسٹی ڈاکٹر صاحبان کے حسب منشاء کامیاب طور پر ہوگئی ہے۔

احباب جماعت دعاؤں صدقات اور نوافل کا سلسلہ جاری رکھیں مولا کریم اس عمل کے بعد کی پیچیدگیوں سے بھی حضور انور کو محفوظ رکھے۔ نیز یہ بھی دعا کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ دوسرے عوارض کو بھی اپنے فضل سے دور فرمائے اور حضور کو صحت والی فعال زندگی عطا فرمائے۔ آمین

شافی و کافی و حفیظ و سلام مالک و ذوالجلال والاکرام
واسطہ تجھ کو تیری قدرت کا واسطہ تجھ کو تیری رحمت کا
اپنے نام کریم کا صدقہ اپنے فضل عظیم کا صدقہ
تجھ کو تیرا ہی واسطہ پیارے میرے پیاروں کو دے شفا پیارے
(درعدن)

سب کاموں میں برکت کی دعا

حضرت بسرؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ یہ دعا کرتے تھے اے اللہ سب کاموں میں ہمارا انجام بخیر کر اور ہمیں دنیا کی رسوائی اور آخرت کے عذاب سے نجات دے۔

(مستدرك حاكم - كتاب المناقب ذكر بسر جلد 3 ص 683 - حديث نمبر 6508)

عشرہ وقف جدید

8 نومبر تا 17 نومبر 2002ء

وقف جدید کے مالی سال کے اختتام کے پیش نظر وقف جدید انجمن احمدیہ کی طرف سے عشرہ وقف جدید منایا جارہا ہے امراء' صدر صاحبان' سیکرٹریان مال وقف جدید سے درخواست ہے کہ

☆ عشرہ وقف جدید جمعۃ المبارک سے شروع ہوگا اس لئے 8 نومبر کا خطبہ جمعہ وقف جدید کے اغراض و مقاصد اور اہمیت پر دیئے جانے کی درخواست ہے۔

☆ خلفائے سلسلہ عالیہ احمدیہ کے ارشادات کی روشنی میں احباب جماعت پر وقف جدید کی اہمیت واضح کریں۔

☆ یہ تسلی کرلیں کہ جماعت کے جملہ افراد بڑے اور بچے' مرد اور عورتیں تمام کے تمام مالی وسعت کے مطابق وقف جدید کے مالی جہاد میں شامل ہوں۔

☆ ایسے احباب جنہوں نے وقف جدید کے وعدے کئے تھے مگر ادائیگی نہیں کرسکے ان کو ادائیگی کی تحریک کریں۔

☆ ایسے احباب جن کی طرف سے نہ وعدہ ہے اور نہ ادائیگی ہوئی ہے ان سے حسب استطاعت وصولی کی جائے۔

☆ وقف جدید کا ایک اہم کام علاقہ نگر پارکر میں تعلیم، تربیت اور خدمت خلق ہے۔ اس مد کا نام 'امداد مراکز نگر پارکر' ہے۔ احباب اس مد میں حسب توفیق ضرور شامل ہوں۔

☆ احباب کو تحریک کریں کہ وہ اپنے بزرگان اور مرحومین کی طرف سے وقف جدید میں حسب استطاعت ادائیگی کریں۔

☆ وصول شدہ رقوم فوری طور بھجوانے کا انتظام فرمائیں۔

(باقی صفحہ 7 پر)

ماہر امراض نفسیات کی آمد

مکرم ڈاکٹر اعجاز الرحمن صاحب ماہر امراض نفسیات مورخہ 27- اکتوبر 2002ء بروز اتوار فضل عمر ہسپتال ربوہ میں مریضوں کا معائنہ کرینگے۔ ضرورت منداحباب پرچی روم سے رابطہ کرکے اپنا نمبر حاصل کرلیں۔ (ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال ربوہ)

تاریخ احمدیت

منزل بہ منزل

مرتبہ ابن رشید

دین اور انسانیت کی خدمت کا سفر

1944ء ②

8 مارچ حضور نے غلبہ حق کے لئے حضرت مسیح موعود کے مزار پر چالیس روزہ دعاؤں کا سلسلہ شروع کیا۔ آپ عصر کے بعد کثیر تعداد کے ساتھ وہاں تشریف لے جاتے تھے۔

10 مارچ حضور نے وقف جائداد کی تحریک فرمائی۔ چند گھنٹوں کے اندر 40لاکھ روپے کی جائیدادیں وقف ہوگئیں۔ 24اپریل تک وقف کنندگان کی تعداد 2271 ہوگئی۔ نیز حضور نے خاندان مسیح موعود کو وقف کی تحریک فرمائی جس پر سب سے پہلے حضرت صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب نے وقف کیا۔

12 مارچ لاہور میں جلسہ مصلح موعود۔ حضور کا عظیم الشان خطاب۔ پھر حضور اس کمرہ میں تشریف لے گئے جہاں آپ پر مصلح موعود ہونے کا انکشاف کیا گیا تھا۔

مارچ دعویٰ مصلح موعود کے بعد حضور روزانہ بیت مبارک میں مجلس عرفان میں تشریف فرما ہونے لگے۔ احباب کی کثرت کی وجہ سے 16 جون سے لاؤڈ سپیکر کا انتظام کیا گیا۔

17 مارچ نامور عالم سلسلہ اور رفیق حضرت مسیح موعود حضرت سید میر محمد اسحاق صاحب کی وفات۔

19 مارچ حضور نے بیت مبارک کی توسیع کا اعلان فرمایا۔

23 مارچ لدھیانہ میں جلسہ مصلح موعود۔ یہ جلسہ سخت بارش میں ہوا۔ قادیان سے ایک ہزار افراد شامل ہوئے۔

23 مارچ مجلس انصار اللہ نے زعیم اعلیٰ کا عہدہ قائم کیا۔

24 مارچ حضور نے تحریک فرمائی کہ ہر قابلیت کے نوجوان خدمت دین کے لئے زندگیاں وقف کریں۔ حضور نے 200 علماء اور دیگر ماہرین کے لئے وقف کی تحریک فرمائی۔

24 مارچ حضور نے تعلیم الاسلام کالج کے احیاء کے لئے ڈیڑھ لاکھ روپیہ کی تحریک فرمائی۔

27 مارچ انجمن اسلامیہ بھرت پور کے جلسہ میں سردار محمد یوسف صاحب ایڈیٹر اخبار نور کی تقاریر۔ والیٔ ریاست بھی اس جلسہ میں موجود تھے۔

مارچ حضور کو ایک رویا میں جماعت پر آنے والے آئندہ ابتلاؤں کی نسبت خبر دی گئی نیز یہ کہ آئندہ پانچ سال میں جماعت ایک خطرناک طوفانی دور سے گزرنے والی ہے۔

7 اپریل حضور نے خطبہ جمعہ میں سپین میں دین حق کا جھنڈا لہرانے کے عزم کا اظہار فرمایا۔

7تا9 اپریل جماعت کی سالانہ مجلس مشاورت۔ حضور نے حضرت میر محمد اسحاق صاحب کی وفات سے پیدا ہونے والے خلا کو پر کرنے کے لئے ماہرین علوم پیدا کرنے کی تحریک فرمائی اس مجلس میں خلیفہ وقت کی حفاظت کا مسئلہ بھی زیر بحث آیا۔ اس بحث کے وقت اجلاس کی صدارت حضرت چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب نے کی۔ مجلس مشاورت کی تجویز پر حضور نے ضلع وار نظام جاری کرنے کا فیصلہ فرمایا۔

شانِ کریمی کا واسطہ

پوشیدہ تجھ سے کوئی ہمارا نہیں ہے راز
سینے بھرے ہیں سوز سے دل ہیں بہت گداز
رحمت کی آس میں ہوئے دست دعا دراز
اک نظرِ التفات سے مولا ہمیں نواز

آئے ہیں در پہ چاک گریباں کئے ہوئے
سینوں میں ایک حشر بپا، لب سئے ہوئے
ہر آن ہے لپیٹ میں اپنی لئے ہوئے
افکار کی تپش ہمیں احساس کا گداز

کٹ جائے گی کبھی نہ کبھی رات ہی تو ہے
اک عارضی یہ تلخیٔ حالات ہی تو ہے
تیرے سوا ہے کون تری ذات ہی تو ہے
مشکل کشا، مجیب دعا، ربِ کارساز

خدمت میں پیش کرتے ہیں صبر و رضا کے پھول
اہل وفا کی ساری خطاؤں کو جائیں بھول
جیسی بھی جس طرح کی بھی ہیں کیجئے قبول
میری دعائیں، میری عبادت، مری نماز

پھیلائے جھولیاں ترے در پہ ہیں آئے آج
بندے ہیں ہم تو تیرے ہی رکھ لے ہماری لاج
تیرے ہی پاس ہے مرے ہر کرب کا علاج
چارہ گری کا کوئی کرشمہ اے چارہ ساز

کیسا تفکرات کا پھیلا ہے سلسلہ
پیش آ گیا ہے راہ میں اک اور مرحلہ
ربِ کریم شانِ کریمی کا واسطہ
پہلی سی ڈال پھر وہی اک نگہِ دلنواز

جاؤں کہاں کہ میرا تو ہے ایک ہی خدا
تو ہی طبیب و چارہ گر و مالک شفا
ہونٹوں پہ میرے آج تو ہے بس یہی دعا
آقا مرے بخیر رہیں عمر ہو دراز

صاحبزادی امۃ القدوس

پبلشر آغا سیف اللہ۔ پرنٹر قاضی منیر احمد مطبع ضیاء الاسلام پریس۔ مقام اشاعت دارالنصر غربی چناب نگر (ربوہ) قیمت تین روپے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کی

مجلس عرفان

فرمودہ مورخہ 27 مئی 1944ء
بمقام قادیان

سوال: فلسفیوں کی طرف سے اعتراض کیا جاتا ہے کہ مذہب اپنے مقصد میں ناکام رہا ہے۔ کیونکہ ہزاروں سال کی جدوجہد کے باوجود وہ اب تک لوگوں کو مذہبی احکام پر پوری طرح عمل کرنے والا نہیں بنا سکا؟

جواب: یہ سوال کہ مذہب اپنی کوششوں میں ناکام رہا ہے، اگر غور سے کام لیا جائے تو بالکل غیر معقول نظر آتا ہے۔ اور اس کی وجہ یہ ہے کہ مذہب کی ناکامی اسی وقت سمجھی جا سکتی ہے۔ جب یہ ثابت کر دیا جائے کہ جو باتیں مذہب کی طرف سے پیش کی گئی ہیں۔ ان پر لوگوں نے عمل نہیں کیا۔ یا ان کی معقولیت اور اہمیت کو انہوں نے تسلیم نہیں کیا۔ لیکن اگر مذہب کے پیش کردہ نظریات لوگوں میں مقبول ہو چکے ہیں اور وہ اپنی عملی زندگی میں ہمیشہ ان کو مدنظر رکھتے ہیں۔ تو یہ نہیں کہا جا سکتا کہ مذہب اپنے مقصد میں ناکام رہا۔

مذہب کے دو بڑے حصے ہیں ایک وہ حصہ ہے جو عبادات سے تعلق رکھتا ہے۔ اور دوسرا وہ حصہ جو اخلاق سے تعلق رکھتا ہے۔ جہاں تک عبادت کا سوال ہے۔ فلسفی اس پر اعتراض نہیں کرتے۔ کیونکہ ان کے نزدیک نماز اور روزہ وغیرہ سے تعلق رکھنے والے تمام احکام لغو ہیں۔ وہ صرف اس حصہ پر اعتراض کرتے ہیں جو شعبہ اخلاق سے تعلق رکھتا ہے۔ مثلاً مذہب چوری سے منع کرتا ہے۔ جھوٹ سے روکتا ہے گالی گلوچ سے بچنے کی نصیحت کرتا ہے ظلم اور تعدی کو ناجائز قرار دیتا ہے۔ دوسروں کے حقوق کو غصب کرنا ناواجب فعل سمجھتا ہے۔ غیبت کرنا بہت بُرا سمجھتا ہے۔ اور اسی طرح کئی قسم کے احکام ہیں جن پر وہ زور دیتا ہے اب سوال یہ ہے کہ مذہب کی یہ تعلیم دنیا میں قائم ہوئی ہے یا نہیں ہوئی معمولی عقل و سمجھ سے کام لینے والا انسان بھی سمجھ سکتا ہے۔ کہ دنیا میں لوگ جھوٹ کو بُرا سمجھتے ہیں چوری کو نہایت معیوب خیال کرتے ہیں۔ ظلم و ستم کے ارتکاب کو نہایت گھناؤنا فعل تصور کرتے ہیں۔ اور دوسرے کے حقوق کو غصب کرنا خطرناک گناہ قرار دیتے ہیں۔ اس موقعہ پر طبعی طور پر یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ آخر ایک شخص کیوں جھوٹ سے بچتا ہے۔ کیوں وہ ظلم کو ناروا فعل قرار دیتا ہے۔ کیوں وہ حقوق کو غصب کرنا بُرا سمجھتا ہے۔ اگر غور کیا جائے۔ تو اس کی وجہ محض یہ ہے کہ مذہب نے اخلاق کی اہمیت کو دنیا میں پوری مضبوطی کے ساتھ قائم کر دیا ہے اور اب خواہ لوگ مذہب کی اہمیت اور اس کی برتری اور اس کے اثر کا اقرار کریں یا نہ کریں وہ خود بخود اخلاق کی طرف کھچے چلے جاتے ہیں پس اخلاق کا خیال پیدا کر دینا ہی مذہب کی کامیابی کا ایک بہت بڑا ثبوت ہے ورنہ مذہب کو چھوڑ کر اور کوئی چیز ایسی نہیں۔ جو بنی نوع انسان سے یہ کہتی ہو۔ کہ تم سچ بولو، یا دوسروں کا مال نہ لو، یا غیبت نہ کرو، یا فساد نہ کرو۔ یا قتل و غارت کا ارتکاب نہ کرو۔ ان جرائم کا احساس انسانی طبیعت میں پیدا کر دینا اپنی ذات میں مذہب کی کامیابی کا ایک بہت بڑا نشان ہے۔ اور ہم معترض سے کہہ سکتے ہیں کہ تم مذہب کی ناکامی کا کیا طعنہ دے سکتے ہو۔ جب کہ خود تمہارے اندر بھی مذہب کے پیدا کردہ احساس بیداری کے نتیجہ میں ہی اخلاق کی اہمیت داخل ہوئی۔ تم بھی کہتے ہو کہ چوری نہیں کرنی چاہئے۔ تم بھی کہتے ہو کہ غیبت نہیں کرنی چاہئے تم بھی کہتے کہ گالی نہیں دینی چاہئے تم بھی کہتے ہو کہ قتل نہیں کرنا چاہئے تم بھی کہتے ہو کہ بشاشت طبع سے ملنا چاہئے۔ تم بھی کہتے ہو کہ وعدہ کو پورا کرنا چاہئے۔ تم بھی کہتے ہو کہ ہمیشہ سچ بولنا چاہئے اور یہ سب کچھ مذہب کی تعلیم اور اس کی دعوت اور اس کے اثر کا ہی نتیجہ ہے ورنہ مذہب کو مستثنیٰ کرتے ہوئے اور کوئی چیز ایسی نہیں جو اخلاق کی تعلیم دیتی ہو۔ بے شک ایک اخلاقی آدمی کہے گا۔ کہ میں اس لئے سچ بولتا ہوں کہ سچ بولنے سے فائدہ ہوتا ہے۔ لیکن سوال یہ ہے کہ جہاں سچ بولنے سے انسان کو نقصان پہنچتا ہو وہاں بھی اسے سچ بولنا چاہئے یا نہیں اس کا جواب مذہب کی روشنی میں ہی دیا جا سکتا ہے مذہب سے الگ ہو کر نہیں دیا جا سکتا۔ کیونکہ مذہب تو کہے گا کہ خواہ تمہیں کتنا ہی نقصان پہنچنے کا احتمال ہو تمہیں سچائی سے کام لینا چاہئے اور خطرات کو اپنے نفس پر برداشت کرنا چاہئے۔ کیونکہ اس کا اجر اللہ تعالیٰ کی طرف سے ملے گا۔ لیکن وہ جسے مذہب کی صداقت پر اعتماد نہ ہو۔ جسے حیات بعد الموت پر کوئی ایمان نہ ہو۔ وہ یہ جواب نہیں دے سکتا۔ لیکن آج عملی رنگ میں دنیا میں یہی ہو رہا ہے کہ ہر شخص خواہ وہ مذہب کی حقیقت کو سمجھتا ہے یا نہیں سمجھتا اس اصل کو درست تسلیم کرتا ہے کہ انسان کو سچائی کسی حالت میں بھی نہیں چھوڑنی چاہئے خواہ اسے کس قدر نقصان پہنچ رہا ہو۔ یہ احساس جو لوگوں کے قلوب میں نظر آتا ہے صرف مذہب کا ہی پیدا کردہ ہے۔ پس وہ لوگ جو کہتے ہیں کہ مذہب اپنے مقصد میں ناکام رہا ہم ان سے کہتے ہیں کہ مذہب ناکام نہیں ہوا بلکہ کامیاب ہوا۔ اور اس کی کامیابی کا ثبوت یہ ہے کہ اس نے تمہاری زبانوں سے بھی مذہبی اصول کی اہمیت کا اقرار کرا لیا۔ حالانکہ تم وہ ہو۔ جو مذہب کی ضرورت کے ہی قائل نہیں۔

پھر وہ لوگ جو مذہب کی ناکامی کے مدعی ہیں انہیں اس بات پر بھی غور کرنا چاہئے کہ مذہب کب اس بات کا قائل ہے کہ وہ جبری طور پر سب لوگوں کو ہدایت کے راستہ پر قائم کر دے گا۔ مذہب تو جبر و تشدد کا قائل ہی نہیں۔ وہ تو کہتا ہے کہ جس کا جی چاہتا ہے ان باتوں کو مانے اور جس کا جی چاہتا ہے ان باتوں کا انکار کر دے۔ جو لوگ مان لیں گے۔ انہیں خدا تعالیٰ کی رحمتوں سے حصہ ملے گا۔ اور جو لوگ انکار کریں گے وہ ضلالت اور گمراہی میں مبتلا ہو کر اللہ تعالیٰ کی ناراضگی کے مورد ہونگے اور جب مذہب کسی جبر، تشدد اور سختی کا قائل ہی نہیں۔ تو لوگوں کے انکار یا ان کی گمراہی اور ضلالت سے کسی سچے مذہب پر کیا اثر پڑ سکتا ہے۔ قرآن کریم تو صاف الفاظ میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی مخاطب کر کے فرماتا ہے کہ **لست علیھم بمصیطر** (الغاشیہ) تجھے یہ حق حاصل نہیں کہ ہدایت کے بارہ میں ان پر کسی قسم کا جبر کرے۔ یہ ان کے اختیار کی بات ہے کہ اگر چاہیں تو مان لیں، اور اگر چاہیں تو انکار کر دیں پس اگر مذہب کی شکست کا ثبوت یہ قرار دیا جاتا ہے کہ دنیا میں ایسے بہت لوگ ہیں جو مذہبی تعلیمات کو نہیں مانتے تو ہمارا جواب یہ ہے کہ تمہاری یہ بنیاد ہی غلط ہے۔ مذہب اس اصل کو تسلیم ہی نہیں کرتا کہ تمام افراد کو جبری طور پر ہدایت کی راہوں پر چلا دینا اس کا کام ہے۔ وہ تو اس چیز کو اختیاری قرار دیتا ہے۔ اور جب وہ اسے خود ہی اختیاری قرار دے رہا ہے۔ تو لوگوں کے نہ ماننے کی وجہ سے اس پر اعتراض کس طرح ہو سکتا ہے اگر تو وہ کہتا ہے کہ دنیا کے ہر شخص کو صحیح راستہ پر قائم کر دینا میرا مقصد ہے تو بے شک یہ اعتراض ہو سکتا تھا۔ لیکن جب وہ یہ دعویٰ ہی نہیں کرتا تو اس کی ناکامی کا سوال کس طرح اٹھایا جا سکتا ہے۔

اصل بات یہ ہے کہ اعلیٰ درجہ کے اخلاق انسان میں اس وقت تک پیدا ہی نہیں ہو سکتے جب تک اس کے سامنے کوئی کامل نمونہ نہ ہو جس کی اس نے اقتداء کرنی ہو دینی نقطہ نگاہ یہ ہے کہ اخلاق کی بنیاد اس امر پر ہے کہ تم اپنے محبوب خدا کی نقل کرو۔ اور اس کی صفات اپنے اندر پیدا کرنے کی کوشش کرو۔ جتنا جتنا کوئی شخص اس نقل میں کامیاب ہو جاتا ہے۔ ہم اسے بااخلاق کہہ دیتے ہیں۔ اور جتنی جتنی کمی رہتی ہے۔ اتنی ہی اخلاق میں ترقی کرنے کی ضرورت اس کے سامنے موجود رہتی ہے۔ یوروپین نکتہ نگاہ یہ ہے کہ جس چیز سے انسان خود اور اس کے دوستوں کو فائدہ پہنچتا ہو وہ اسے اختیار کرنی چاہئے۔ مگر (دین حق) اس بات کا قائل نہیں۔ دین حق ایک بلند مرتبہ مقصد کیلئے جو رضا الٰہی ہے۔ انسان کو اخلاق کی تعلیم دیتا ہے اور بتاتا ہے کہ اگر تمہیں یا تمہارے عزیزوں اور رشتہ داروں کو کسی موقع پر ان اخلاق کے اظہار کے دوران میں کوئی تکلیف بھی پہنچ جائے تو اس کی پرواہ مت کرو۔ اللہ تعالیٰ کی طرف سے تمہیں اس کی نیک جزا مل جائے گی یہی وجہ ہے کہ ایک سچا مومن نڈر ہو کر اخلاق کے تمام شعبوں پر عمل کرتا ہے۔ لیکن یورپین فلسفی قدم قدم پر ٹھوکر کھاتا اور معیار اخلاق کو دنیا میں صحیح طور پر قائم نہیں کر سکتا۔

سوال: بالشوازم اور مساوات۔

جواب: کل کے اخبارات میں پارلیمنٹ کے ایک ممبر کا ایک بیان شائع ہوا ہے جسے پڑھ کر میں حیران رہ گیا۔ اس نے پارلیمنٹ میں لیبر پارٹی کو مخاطب کرتے ہوئے کہا ہے کہ یہ جو خیال کیا جاتا ہے کہ روس میں امراء اور غرباء کے درمیان کوئی امتیاز روا نہیں رکھا جاتا یہ بالکل غلط ہے میں خود وہاں گیا ہوں اور میں نے اپنی آنکھوں سے دیکھا ہے کہ وہاں نہ صرف یہ امتیاز پایا جاتا ہے۔ بلکہ دوسرے ملکوں سے بڑھ کر امتیاز وہاں نظر آتا ہے۔ میرا پہلے سے یہی خیال تھا کہ وہاں ایتاز پایا جاتا ہے مگر مجھے یہ معلوم نہیں تھا کہ وہاں اس قدر امتیاز پایا جاتا ہے۔ جس قدر امتیاز پر اس نے اپنے بیان میں زور دیا ہے۔ میں ایک دفعہ ایک سفر سے واپس آ رہا تھا کہ ملک عمر علی صاحب میرے پاس آئے اور کہنے لگے کہ ایک روسی اس ریل کے ڈبہ میں سفر کر رہا ہے اور وہ بالشوازم کی حمایت میں بڑے زور سے گفتگو کر رہا ہے اور کہہ رہا ہے کہ بالشوازم جس مساوات کو قائم کرتا ہے اس کی نظیر دنیا میں اور کہیں نہیں مل سکتی۔ میں نے ان سے کہا کہ میری طرف سے ایک سوال اس کے سامنے پیش کرو کہ تم اس وقت ائرکنڈیشن کمرہ میں سفر کر رہے ہو کیا ہر روسی اسی طرح ائرکنڈیشن کمروں میں سفر کیا کرتا ہے۔ اگر نہیں تو مساوات کہاں رہی۔ اسی طرح میں نے کہا اس سے یہ بھی پوچھنا کہ اگر وہاں سب کو برابر برابر روپیہ ملتا ہے تو تمہیں اتنے بڑے سفر کے لئے زائد روپیہ کہاں سے مل گیا۔ یہ تو خود اس بات کا ثبوت ہے کہ بالشوازم مساوات کو قائم نہیں کر سکا انہوں نے یہ سوال کیا تو وہ بالکل خاموش ہو گیا اور جواب نہ دے سکا۔

سوال: قرآن کریم کی اس آیت کا کیا مطلب ہے کہ ہر جاندار کا رزق اللہ کے ذمہ ہے؟

جواب: اس آیت کے یہ معنے ہیں کہ ہر مخلوق کا جو مناسب رزق ہے اس کو پیدا کرنا خدا کا کام ہے۔ چنانچہ مخلوقات میں سے کوئی ایک مخلوق بھی ایسی ثابت نہیں کی جاسکتی جسے خداتعالیٰ نے پیدا تو کر دیا ہو مگر اس کی غذا کے لئے اس نے کوئی چیز پیدا نہ کی ہو گویا مطلب یہ ہوا کہ کوئی دابۃ دنیا میں ایسا نہیں جس کی پیدائش کے ساتھ اس کے رزق کے لئے خداتعالیٰ نے بعض اشیاء کو نہ پیدا کر دیا ہو۔ لوگ اس آیت کے یہ معنے کرتے ہیں کہ ہر جاندار کو روزی مہیا کرنا خدا کا کام ہے مگر ان معنوں کے لحاظ سے آیت پر زد پڑتی ہے مگر جو معنے میں کرتا ہوں اس کے لحاظ سے اس آیت پر کوئی زد نہیں پڑتی۔

سوال: سورۃ انعام کی آیت 39 کے کیا معنی ہیں جس میں فرمایا ہے کہ پرندے بھی تمہاری طرح کی امتیں ہیں؟

جواب: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اس مضمون کی طرف نگاہ دوڑاؤ۔ یہ بھی گروہ در گروہ صورت میں دنیا میں پیدا کی گئی ہے۔ گویا ایک مخلوق تم ہو اور ایک مخلوق یہ ہے اگر خالی مخلوق ہونے کی وجہ سے ہی کوئی سمجھ لے کہ مجھے اس قسم کی نعمتیں حاصل ہونی چاہئیں جو انسان کو حاصل ہیں یا وہی حقوق مجھے ملنے چاہئیں جو انسان کو دئے گئے ہیں تو یہ اس کی غلطی ہوگی۔ بے شک چوپائے اور پرندے بھی ہماری مخلوق ہیں اور انسان بھی ہماری مخلوق ہے مگر ہمارا سلوک دونوں سے الگ الگ طور پر ہے، جو سلوک ہم انسانوں سے کرتے ہیں وہ سلوک ہم چوپایوں سے نہیں کرتے اللہ تعالیٰ اس مثال کا ذکر کرتے ہوئے کفار کو توجہ دلاتا ہے کہ کیا تم سمجھتے ہو کہ تم سے اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یکساں سلوک کیا جائے گا، اگر تم ایسا ہی سمجھتے ہو تو یہ تمہاری غلطی ہے۔ گدھا اور انسان برابر نہیں ہو سکتے اور نہ گدھا اس سلوک کا مستحق ہوتا ہے جس سلوک کا انسان مستحق ہوتا ہے۔ اگر تم بھی عالم روحانیت میں اپنے آپ کو گدھوں اور گھوڑوں کی طرح بنالو گے تو یہ لازمی بات ہے کہ تم سے اور قسم کا سلوک ہوگا اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے ساتھیوں سے اور قسم کا سلوک ہوگا۔ بے شک مخلوق ہونے کے لحاظ سے انسان اور گدھے میں کوئی فرق نہیں مگر سلوک کے اعتبار سے زمین و آسمان کا فرق ہوتا ہے اسی طرح فرماتا ہے اگر تم ہمارے رسولؐ کی اطاعت نہیں کرو گے تو مت سمجھو کہ تم سے بھی ویسا ہی سلوک کیا جائے گا جیسے مومنوں سے کیا جاتا ہے۔ بلکہ ادنیٰ مخلوق میں سے جس طرح بعض کو تباہ کر دیا جاتا ہے اور بعض کو رکھ لیا جاتا ہے اسی طرح (دین حق) کے مقابلہ میں ہم تم میں سے کچھ لوگوں کو تو تباہ کر دیں گے اور کچھ لوگوں کو عبرت کے لئے دنیا میں زندہ رکھیں گے۔

(الفضل 14 مئی 1960ء)

مکرم [illegible] صاحب

قرآن کریم' ایک بے عیب' مکمل اور آخری ہدایت نامہ

سورۃ فاتحہ میں بیان کردہ صراط مستقیم کی عملی تصویر آنحضرتؐ کی پاک سیرت ہے

ہمیں قرآن شریف کی آیات کو اس زاویہ نگاہ سے سمجھنے کی کوشش کرنی چاہئے کہ ان میں ہمیں کیا عمل کرنے کا حکم دیا گیا ہے اور کس کام کے کرنے سے منع کیا گیا ہے تاکہ ہم اپنے کردار کو ان ہدایات کے ماتحت ڈھال کر اللہ تعالیٰ کی خوشنودی حاصل کرسکیں۔

اس نکتہ نظر سے چند باتیں سورۃ فاتحہ کے ضمن میں عرض کرتا ہوں۔ اس سورہ مبارکہ کی تفسیر حضرت مسیح موعود نے اپنی تین تصانیف میں بیان فرمائی ہے یعنی کرامات الصادقین۔ اعجاز المسیح اور ایک اردو زبان میں جو براہین احمدیہ ہر چہار حصص میں شامل ہے (بصورت حاشیہ نمبر 11 صفحہ 414 سے 679 تک)

حضرت خلیفۃ المسیح الاول نے ان تفاسیر کے متعلق اپنی تفسیر القرآن موسومہ حقائق الفرقان جلد اول میں فرمایا ہے ''وہ بڑا خوش قسمت ہوگا جس کو اللہ تعالیٰ توفیق دے کہ وہ کم از کم ان تفاسیر کا مطالعہ کرے۔ میں اس کی طرف تم کو خاص توجہ دلاتا ہوں جو عربی نہیں جانتے وہ کم از کم اردو کو پڑھ لیں (ص 6) حضور کی اپنی تفسیر سورہ فاتحہ حقائق الفرقان جلد اول کے 22 صفحات پر مشتمل ہے اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانی المصلح الموعود کی تفسیر سورہ فاتحہ آپ کی تفسیر کبیر جلد اول جز اول کے 49 صفحات میں ہے۔

سورہ فاتحہ ہم اپنی پنج وقتہ نمازوں میں کم از کم 32 بار پڑھتے ہیں اور اگر تہجد کی آٹھ رکعتیں بھی شمار کرلی جائیں تو یہ تعداد 40 ہو جاتی ہے۔ اس تکرار کا مقصد یہ ہے کہ اس میں بیان شدہ مضامین کا تصور ہمارے نفس کا جزو لاینفک بن جائے اور اس طرح ہمارے روزمرہ کے اعمال ان سے متاثر ہوتے رہیں اور ہم کوئی ایسا عمل نہ کریں جو ان تصورات پر مخالف ہو۔

اس ضمن میں یہ امر قابل توجہ ہے کہ کسی تصور کا اثر ہمارے اعمال پر تب ہوتا ہے جب اس کا مفہوم ہمارے نفس میں پوری طرح واضح ہو اور اس کی افادیت کے بارہ میں بھی مشاہدہ اور تجربہ کی بنا پر ہمیں اطمینان ہو چکا ہو۔ لیکن سورہ فاتحہ تو عربی زبان میں ہے جسے بہت تھوڑے لوگ جانتے ہیں اس وجہ سے اس کے مضامین کا شعور ہمارے نفس میں کما حقہ واضح نہیں ہو سکتا اور نہ ہمارا نفس ان سے پوری طرح متاثر ہوتا ہے۔

[illegible] ضروری ہے کہ سورہ فاتحہ میں بیان کردہ مضامین خصوصاً صفات الٰہی یعنی ربوبیت' رحمانیت' رحیمیت اور مالکیت یوم الدین کے معانی پر ہم نماز کے علاوہ اوقات میں بھی ضرور غور کریں اور یہ سمجھنے کی کوشش کریں کہ ان صفات کا ہم سے کیا تقاضا ہے اور ہم ان کو پورا کرتے ہیں یا نہیں۔ نماز میں تو ہم سورہ فاتحہ پڑھ لیتے ہیں مگر آیات کے معانی پر غور کرنے کا موقعہ نہیں ہوتا۔

اس ضرورت کی طرف ایک حدیث بھی راہنمائی کرتی ہے۔ ایک آدمی جس نے نماز جلدی جلدی پڑھ لی تھی حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے دوبارہ اور سہ بارہ نماز پڑھنے کا حکم فرمایا اور پھر اس کو سمجھایا کہ نماز ٹھہر ٹھہر کر اور سمجھ کر پڑھنی چاہئے۔ (بخاری) اس شخص کو تو عربی زبان آتی تھی۔ جن کو عربی زبان سے ذرہ بھی مس نہیں ان کے لئے یہ کس قدر ضروری ہے کہ وہ سورہ فاتحہ کے مضامین کے مفہوم کو اپنی زبان میں پوری طرح سمجھنے کی کوشش کریں تا ان کے اعمال متاثر ہوں۔ جب تک یہ کیفیت پیدا نہ ہو ہم سورہ فاتحہ میں بیان کردہ صفات الٰہی کے تقاضوں کو پورا نہیں کرسکتے۔

اسی طرح سورہ فاتحہ میں اللہ تعالیٰ کی تسبیح و تحمید کرتے رہنے کے علاوہ ہمیں یہ دعا کرنے کی ہدایت کی گئی ہے کہ اللہ تعالیٰ ہماری منعم علیہ گروہ کے راستہ کی طرف راہنمائی فرمائے اور اس پر چلتے رہنے کی توفیق دے۔ انعام یافتہ اصحاب کی تعیین سورہ نساء میں فرمادی گئی ہے یعنی ''اور جو (لوگ بھی) اللہ اور اس رسول کی اطاعت کریں گے وہ ان لوگوں میں شامل ہوں گے جن پر اللہ تعالیٰ نے انعام کیا ہے یعنی انبیاء۔ صدیقین۔ شہداء اور صالحین (ہیں) اور یہ لوگ (بہت ہی) اچھے رفیق ہیں۔ یہ فضل اللہ کی طرف سے ہے اور اللہ بہت جاننے والا ہے۔

(النساء 70-71)

اللہ تعالیٰ نے انعام پانے کا گر بتا دیا ہے یعنی ''جو لوگ ایمان لائے ہیں اور اس کے مطابق انہوں نے عمل بھی کیا ہے۔ ہم ان کو صالحین میں داخل کریں گے'' (العنکبوت آیت 10) اسی طرح فرمایا ''یقیناً ہم نے انسان کو موزوں سے موزوں حالت میں پیدا کیا ہے پھر ہم نے اس کو ادنیٰ درجوں سے (بھی) بدتر درجہ کی طرف لوٹا دیا باستثناء ان لوگوں کے جو ایمان لائے اور جنہوں نے مناسب حال عمل بھی کئے سو ان کے لئے ایک نہ ختم ہونے والا نیک بدلہ ہوگا''۔

(التین آیات 6,7,8)

ممکن تھا کہ کسی کے دل میں تردد پیدا ہوتا کہ ایمان اور اس کے مطابق عمل ہے کیا۔ سو اس تذبذب کو دور کرنے کے لئے اللہ تعالیٰ نے فرمادیا کہ مطلوبہ ایمان اور عمل کی مکمل تصویر حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں ہے۔ سو جس طرح حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حقوق اللہ اور حقوق العباد کی ادائیگی کی ہے وہ ایمان اور عمل صالح ہے۔ اور اسی کی پیروی سے ہی انعامات ملیں گے۔

(احزاب۔ آیت 22)

اب حقوق اللہ کے لحاظ سے دیکھیں تو گو حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر دنیوی امور کی انجام دہی کا بوجھ بہت بھاری تھا پھر بھی آپ دن رات اللہ تعالیٰ کی عبادت اس قدر کرتے تھے کہ آپ کے پاؤں متورم ہو جاتے تھے اور اگرچہ قرآن شریف خود حضورؐ پر نازل ہوا تھا پھر بھی اپنے صحابہ سے اس کی تلاوت سنتے تھے اور اس کی اثر انگیزی سے آپ کے آنسو جاری ہو جاتے تھے۔ اس میں ہمارے لئے یہ سبق ہے کہ ہم قرآن شریف کو اس محبت سے پڑھیں کہ اس کی تاثیر سے ہمارے تصورات۔ جذبات اور ارادے اعمال صالحہ بن جائیں۔

حقوق العباد کی ادائیگی کے لحاظ سے بھی حضورؐ کی زندگی ہمارے لئے نمونہ ہے۔ انصاف پسندی۔ غرباء پروری۔ قرابت داروں۔ پڑوسیوں اور بیویوں سے حسن سلوک عفو و درگزر۔ سادگی۔ رواداری۔ سچائی۔ ایفائے عہد۔ انکساری۔ دوسروں کی عزت و تکریم وغیرہ غرضیکہ سب اخلاق فاضلہ کا بے مثل نمونہ۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ حضورؐ کی زندگی ہمارے لئے مکمل نمونہ ہے۔

(احزاب آیت 22)

پس سورۃ فاتحہ میں جس سیدھی راہ پر چلنے کے لئے دعا کرنی سکھلائی گئی ہے وہ حضورؐ کے اسوہ حسنہ کی ہی راہ ہے اور اسی پر ہمیں چلتے رہنا چاہئے لیکن یہاں تو حضورؐ کے اسوہ حسنہ کی بابت صرف اشارہ ہی کیا جا سکتا تھا اس سے مفصل آگاہی کے لئے دیباچہ تفسیر القرآن مصنفہ حضرت المصلح الموعود اور کم از کم سیرت خاتم النبیین کی تین جلدیں از حضرت مرزا بشیر احمد صاحب کا گہرا مطالعہ لازماً مفید ہوگا۔

تنبیہ برائے تربیت

سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود فرماتے ہیں۔

بچوں کو تنبیہ کر دینا بھی ضروری ہے۔ اگر اس وقت ان کو شرارتوں سے منع نہ کیا جاوے تو بڑے ہو کر انجام اچھا نہیں ہوتا۔ بچپن میں اگر لڑکے کو کچھ تادیب کی جاوے تو وہ اس کو خوب یاد رہتی ہے کیونکہ اس وقت حافظہ قوی ہوتا ہے۔

(ملفوظات جلد پنجم صفحہ 10)

رپورٹ: ڈاکٹر خالد احمد عطاء صاحب

جماعت احمدیہ امریکہ کا 53واں جلسہ سالانہ 2002ء بمقام میری لینڈ

250سے زائد حکومتی' مذہبی لیڈران اور معزز مہمانوں نے بھی شرکت کی

جماعت احمدیہ امریکہ کا 53واں جلسہ سالانہ 28 تا 30جون 2002ء کو مرکزی بیت الذکر بیت الرحمٰن میری لینڈ میں منعقد ہوا- امسال جلسہ کا مرکزی موضوع تھا ''دین امن کا مذہب''- اس جلسہ میں خدا کے فضل سے امریکہ کی مختلف ریاستوں سے ساڑھے چار ہزار سے زائد احباب شامل ہوئے- اس کے علاوہ علاقے کے مختلف مذاہب سے تعلق رکھنے والے راہنما تقریباً 250 کی تعداد میں شامل ہوئے- لیفٹیننٹ گورنر میری لینڈ' سیرالیون کے سفیر' منٹگمری کاؤنٹی کے ناظم اعلیٰ اور ایک پادری صاحب نے خطابات کئے اور جماعتی خدمات کو سراہا- جلسہ سالانہ امریکہ کی افتتاحی اور اختتامی تقریب ایم ٹی اے کے ذریعہ براہ راست ٹیلی کاسٹ کی گئی جبکہ دوسرے روز کی کارروائی شمالی امریکہ میں نشر کی گئی-

افتتاحی اجلاس

مورخہ 28/جون 2002ء بروز جمعہ بعد نماز جمعہ وعصر ساڑھے چار بجے جلسہ سالانہ کے افتتاحی اجلاس کی کارروائی مکرم ڈاکٹر احسان اللہ ظفر صاحب قائم مقام امیر جماعت احمدیہ امریکہ کی زیر صدارت تلاوت قرآن کریم سے شروع ہوئی جو مکرم صاحبزادہ مرزا مغفور احمد صاحب نے کی- مکرم طاہر احمد صاحب کھوکھر نے نظم پڑھی جس کے بعد مکرم ڈاکٹر احسان اللہ ظفر صاحب نے افتتاحی خطاب کیا- اس کے بعد دوسرے مقررین نے تقاریر کیں جن میں ڈاکٹر خلیل محمود ملک صاحب فلاڈیلفیا' مکرم فلاح الدین شمس صاحب صدر جماعت شکاگو اور مکرم برادر حسن حکیم صاحب صدر جماعت زائن شامل تھے-

جلسہ کا دوسرا دن

دن کا آغاز اجتماعی نماز تہجد سے ہوا- دوسرے دن کے پہلے اجلاس کی صدارت مکرم ڈاکٹر حمید الرحمٰن صاحب صدر جماعت لاس اینجلس نے کی- اس اجلاس میں مکرم محمد عبدالعلی صاحب سینٹ پال' مکرم برادر علی مرتضیٰ صاحب نیشنل سیکرٹری دعوۃ الی اللہ اور مولانا داؤد احمد حنیف صاحب مربی سلسلہ نیویارک نے تقاریر کیں-

دوسرے اجلاس کی کارروائی برادر منیر حامد صاحب نائب امیر امریکہ کی زیر صدارت شروع ہوئی- اس اجلاس میں مکرم اسماعیل نیر صاحب اور ابراہیم نعیم صاحب کی تقاریر کے علاوہ غیر از جماعت مہمانان گرامی نے تقاریر کیں- اس اجلاس میں تقریباً 250 غیر از جماعت مہمان معززین شریک ہوئے- افسر جلسہ سالانہ مکرم عبدالشکور احمد صاحب نے مہمان مقررین کا تعارف کروایا جس کے بعد مہمانوں کو خطاب کی دعوت دی گئی- ان مہمانوں نے دین کی رواداری اور جماعت کے کردار اور خدمات کو سراہا- مندرجہ ذیل مہمان مقررین نے جلسہ سے خطاب کیا-

1-Rev. Ted Durr آپ یہاں کے Presbyterian چرچ کے سینئر پادری ہیں-

2-منٹگمری کاؤنٹی کے ناظم اعلیٰ Mr. Douglas M.Duncan انہوں نے کاؤنٹی کی طرف سے مکرم شمشاد احمد ناصر صاحب کو سرٹیفکیٹ بطور ایوارڈ دیا-

3-عزت مآب سفیر مملکت سیرالیون

4-ریاست میری لینڈ کے لیفٹیننٹ گورنر کیتھلین کینڈی تاوسنڈ-

یہ پہلا موقع تھا کہ اس سطح کے حکومتی نمائندہ نے جلسہ امریکہ میں شرکت کی-

مجلس سوال و جواب

دوسرے دن کے اجلاس کے اختتام پر معززین اور مہمانان کرام کو عشائیہ دیا گیا- عشائیہ کے دوران دلچسپ مجلس سوال و جواب کا اہتمام بھی کیا گیا تھا- علماء کے ایک پینل نے سوالوں کے جوابات دیئے- معززین نے سوالات بھی کئے اور ریمارکس بھی دیئے کہ اس قسم کے دینی پروگرام اور محفل میں وہ پہلی دفعہ شامل ہوئے ہیں اور دین کے بارہ میں ان کی معلومات میں اضافہ ہوا اور قریب سے سمجھنے کا موقع ملا-

جلسہ کا تیسرا روز

آخری روز بھی آغاز اجتماعی نماز تہجد سے ہوا- اختتامی اجلاس کی صدارت مکرم ڈاکٹر احسان اللہ ظفر صاحب نے کی- تلاوت و نظم کے بعد مکرم مولانا مبارک احمد نذیر صاحب مشنری کینیڈا و پرنسپل جامعہ احمدیہ کینیڈا نے وقف زندگی کی اہمیت اور کینیڈا میں جامعہ احمدیہ کے اجراء کے بارہ میں تقریر کی اور بچوں کو جامعہ میں بھجوانے کی تحریک کی- اختتامی تقریر سے قبل مکرم ڈاکٹر کلیم ملک صاحب آف شکاگو اور مکرم مولانا اظہر حنیف صاحب مشنری فلاڈیلفیا نے تقاریر کیں- ڈاکٹر احسان اللہ ظفر صاحب کی اختتامی تقریر اور دعا کے ساتھ جلسہ سالانہ کی کارروائی اختتام پذیر ہوئی-

جلسہ سالانہ مستورات

پہلے اور تیسرے روز کے اجلاسات تو مشترکہ تھے جبکہ دوسرے دن مستورات نے دو علیحدہ اجلاسات کئے اور مختلف موضوعات پر تقاریر ہوئیں- خواتین کے جلسہ میں ایک سو کے قریب مہمان خواتین تشریف لائی تھیں- دوسرے اجلاس کے اختتام پر محترمہ صاحبزادی امۃ الرشید بیگم صاحبہ نے لجنہ کی مجالس میں نمایاں کارکردگی دکھانے والوں میں انعامات تقسیم کئے-

جلسہ کے انتظامات پر ایک نظر

جلسہ سالانہ امریکہ کے انتظامات کے لئے مکرم عبدالشکور احمد صاحب افسر جلسہ سالانہ کی نگرانی میں تمام ناظمین نے اپنی ٹیموں کے ساتھ بھرپور کام کیا- مہمان نوازی' عمومی' رہائش' لنگر خانہ' صفائی' آب رسانی' ٹرانسپورٹ و ٹریفک' رجسٹریشن اور تیاری جلسہ گاہ کے شعبہ جات قائم تھے جن کے منتظمین اور معاونین نے بھرپور محنت کر کے اس جلسہ کو کامیاب بنایا- اللہ تعالیٰ ان سب کو جزائے خیر عطا کرے- آمین

جماعت احمدیہ امریکہ کے 53ویں کامیاب جلسہ کے انعقاد کی خبریں لوکل اخبارات Express The Gazette India نے شائع کیں جبکہ نیویارک سے اردو اخبارات کے صحافی بھی تشریف لائے تھے چنانچہ نیویارک کے تین اردو اخبارات نے جلسہ سالانہ امریکہ کو کوریج دی- اللہ تعالیٰ جلسہ سالانہ امریکہ کے بابرکت نتائج نکالے- آمین

سابق استاد جامعہ احمدیہ اور سابق مربی سرینام و سیرالیون

مکرم مولانا محمد صدیق صاحب ننگلی کا ذکر خیر

محمد محمود طاہر صاحب

مکرم مولانا محمد صدیق شاہد صاحب ننگلی سابق مربی سرینام و سیرالیون اور استاد جامعہ احمدیہ 72 سال کی عمر میں مورخہ 10 ستمبر 2002ء کو ہمبرگ جرمنی میں انتقال کر گئے- آپ کے والد محترم منشی محمد یعقوب صاحب الفضل کے کاتب تھے- وقف کرنے کے بعد مولوی فاضل کیا اور پھر آپ جامعہ احمدیہ ربوہ میں داخل ہوئے- جامعہ سے آپ 1954ء میں فارغ التحصیل ہو کر میدان عمل میں آئے-

آپ نے مربی سلسلہ کے طور پر اپنی خدمات کا آغاز پاکستان سے کیا اور متعدد شہروں میں کام کرنے کی توفیق پائی جن میں پشاور اور راولپنڈی بھی شامل ہیں- 1973ء میں آپ اعلائے کلمہ حق کے لئے سرینام تشریف لے گئے اور تقریباً گیارہ سال تک آپ سرینام میں خدمات سلسلہ بجا لانے کے بعد 1984ء میں پاکستان تشریف لائے- پاکستان واپسی پر آپ کا تقرر جامعہ احمدیہ میں استاد کے طور پر ہوا- یہاں آپ تین سال تک تدریس کے فرائض سرانجام دیتے رہے اور موازنہ مذاہب کا مضمون پڑھایا- 1987ء میں آپ کی تقرری سیرالیون ہوگئی جہاں آپ تقریباً تین سال تک خدمت سرانجام دیتے رہے- قیام سیرالیون کے دوران ایک ایکسیڈنٹ میں آپ کی کولہے کی ہڈی میں فریکچر ہو گیا جس کی وجہ سے علاج معالجہ کے لئے آپ 1990ء میں لندن تشریف لائے- اسی سال آپ 60 سال کی عمر میں ریٹائر ہوئے اور پھر بقیہ عمر آپ نے جرمنی میں گزاری-

جرمنی میں آپ کا قیام ہمبرگ کے علاقے میں تھا- یہاں قیام کے دوران بھی آپ نے کئی رنگ میں خدمت کی توفیق پائی- ہمبرگ کے سیکرٹری تعلیم کے طور پر چند سال کام کیا اس دوران آپ بچوں کی کلاس لگایا کرتے تھے اور بچوں کی دینی تعلیم پر مبنی نصاب بھی تیار کیا جس سے دوسرے مربیان جرمنی اور جماعتوں نے بھی استفادہ کیا- ہمبرگ کے ایک حلقہ کے آپ دو سال تک صدر بھی رہے- کولہے کے فریکچر کی وجہ سے آخری ایام میں بہت کمزور ہو گئے تھے- اسی بیماری اور دیگر عوارض میں مبتلا رہ کر جرمنی میں وفات پائی-

محترم ننگلی صاحب کی پہلی بیوی مکرمہ انور شاہدہ بیگم مرحومہ سے ایک بیٹی مکرمہ خالدہ بشریٰ صاحبہ اہلیہ مکرم عزیز احمد صاحب آف جرمنی ہیں- پہلی بیوی کی وفات کے بعد آپ کی دوسری شادی مکرمہ شمیم کوثر صاحبہ سے ہوئی جس سے اللہ تعالیٰ نے آپ کو ایک بیٹا محمد طلحہ (عمر 12 سال) عطا کیا ہے جو کہ خدا کے فضل سے وقف نو کی تحریک میں شامل ہے- اللہ تعالیٰ اس بچے کو آپ کا حقیقی روحانی جانشین بھی بنائے اور وقف کے اس سلسلہ کو جاری رکھے-

مرحوم جب 1984ء تا 1987ء جامعہ احمدیہ کے استاد تھے تو خاکسار ان دنوں جامعہ احمدیہ کا طالب علم تھا- اور آپ کی شاگردی کا شرف حاصل ہے- نیز آپ کا قیام بھی کوارٹرز تحریک جدید میں تھا یوں آپ سے ان ایام میں محلہ داری بھی تھی- اس لئے آپ کو نہایت قریب سے دیکھنے اور آپ سے پڑھنے کا موقع ملا- تین سال کا قلیل عرصہ آپ کے ساتھ گزرا لیکن آپ کی

خوبصورت یادیں آج بھی ذہن پر نقش اور فلم کی طرح چلتی دکھائی دیتی ہیں۔

جامعہ احمدیہ میں آپ موازنہ مذاہب کا مضمون ہمیں پڑھایا کرتے تھے۔ آپ نے بہت محنت کے ساتھ مختلف مذاہب کے بارہ میں نوٹس اور معلومات اکٹھی کی ہوئی تھیں اور آپ ان معلومات کی تشریح کلاس روم میں کرتے اور ساتھ ان کو فوٹو اسٹیٹ کرنے کی نصیحت بھی کرتے چنانچہ تقریباً سبھی طلبہ نے ان نوٹس کو فوٹو کاپی کروالیا تھا اور اب بھی آپ کے تیار شدہ نوٹس ہمارے پاس محفوظ ہیں اور میدان عمل میں بھی آپ کے نوٹس سے شاگرد اور مربیان استفادہ کر کے آپ کو یاد کرتے اور دعائیں دیتے ہیں۔

آپ بیت محمود کوارٹرز تحریک جدید میں امام بھی رہے آپ کی قراءت قرآن بہت ہی خوبصورت تھی۔ آپ کے پیچھے نماز پڑھنے کا بہت لطف آتا جس کا تذکرہ آج بھی لوگ کرتے ہیں۔ بلند بانگ بھی تھے اور ترنم بھی تھا جس کی وجہ سے آپ مقبول امام الصلوٰۃ بن گئے تھے۔ نماز کے بعد درس بھی دیا کرتے تھے۔

آپ کی طبیعت میں شگفتگی اور حس مزاح موجود تھی۔ جس کی وجہ سے کلاس کا ماحول بہت شگفتہ رہتا تھا اور آپ کا پیریڈ یوں محسوس ہوا کرتا کہ بہت جلد ختم ہوگیا ہے۔ محلہ میں بھی آپ ہر دل عزیز شخصیت تھے۔

دراز قد، فربہ جسم اور اچکن زیب تن کئے رکھتے جس کی وجہ سے آپ کی شخصیت میں ایک رعب دبدبہ تھا لیکن مرنجان مرنج طبیعت ہونے کی وجہ سے بچوں اور بڑوں سب میں گھل مل جاتے تھے۔

محنت کی عادت آپ کا بہت بڑا وصف تھا۔ آپ نے جہاں تک صحت اور عمر نے وفا کی اس سلسلہ کو جاری رکھا۔ اللہ تعالیٰ آپ کی خدمات کو قبول فرمائے، آپ کی محنتوں کو باثمر کرے آپ کے اکلوتے وقف نو کمسن بچے کو اپنے باپ کے نقش قدم پر چلائے اور آپ کے درجات بلند کرتے ہوئے اعلیٰ علیین میں داخل کرے۔

غزل

دیکھ تو دل کہ جاں سے اٹھتا ہے
یہ دھواں سا کہاں سے اٹھتا ہے

گور کس دل جلے کی ہے یہ فلک
شعلہ اک صبح یاں سے اٹھتا ہے

خانہ دل ہے زینہار نہ جا
کوئی ایسے مکاں سے اٹھتا ہے

نالہ سر کھینچتا ہے جب میرا
شور اک آسماں سے اٹھتا ہے

لڑتی ہے اس کی چشم شوخ جہاں
ایک آشوب واں سے اٹھتا ہے

(میر تقی میر)

رپورٹ: عبدالرشید یحیٰ مربی انچارج ساؤتھ افریقہ

جماعت احمدیہ ساؤتھ افریقہ کا 38واں جلسہ سالانہ

سوازی لینڈ، لیسوتھو اور نمیبیا سے پہلی بار نو مبایعین کے وفود کی شرکت

اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ جنوبی افریقہ کو 29 اور 30/ جون 2002ء کو اپنا 38واں جلسہ سالانہ منعقد کرنے کی توفیق ملی۔ یہ جلسہ نو تعمیر شدہ احمدیہ بیت الذکر ''بیت الاول'' میں منعقد ہوا۔ خدام، انصار، اطفال اور لجنہ نے اس کی تیاری میں بھرپور حصہ لیا۔

مکرم بدرالدین جعفر صاحب کو افسر جلسہ سالانہ مقرر کیا گیا جبکہ مکرم ابراہیم جمن صاحب کو افسر جلسہ گاہ کی ذمہ داری سونپی گئی۔ ریڈیو اور اخبارات میں اس جلسہ کی خبر دی گئی۔ جبکہ مہمانوں کی سہولت کی خاطر ایک بس کرایہ پر لی گئی جبکہ تین ویگنیں دو احمدی احباب مکرم عمر پیٹرسن صاحب اور مکرم زید ابراہیم صاحب نے بلا معاوضہ مہیا کردیں۔ اللہ تعالیٰ انہیں جزائے خیر سے نوازے۔

مہمانوں کے آرام کے لئے دو مارکیز اور دوسرا ضروری فرنیچر بھی کرایہ پر حاصل کیا گیا۔ لنگر خانہ حضرت مسیح موعود کا اجراء کیا گیا جو جلسہ کے انعقاد سے دو دن قبل شروع ہو کر ایک ہفتہ تک جاری رہا۔ خدام نے کھانے کی تیاری و تقسیم کو باحسن ادا کیا۔ صبح و شام مارکیز میں چائے کا انتظام بھی کیا گیا۔ موسم سرما اور برسات کی وجہ سے یہ انتظام احباب کے لئے نعمت ثابت ہوا۔

جلسہ سالانہ کی دینی روایت کو مدنظر رکھتے ہوئے دونوں دن نماز تہجد اور درس قرآن کریم کا انتظام بھی کیا گیا۔ جس میں احباب کرام کثیر تعداد میں شامل ہوئے۔ اسی طرح جلسہ کے دنوں میں احباب کو تسبیح و تحمید کرنے اور کثرت سے درود شریف پڑھنے کی تلقین باقاعدگی سے کی جاتی رہی۔

پہلا سیشن

جلسہ سالانہ کا آغاز 29/ جون کو خاکسار کی صدارت میں ہوا۔ پردہ کی رعایت سے خواتین بھی اس جلسہ میں شریک رہیں اور آڈیو ویڈیو اور CCTV کی بدولت تمام کارروائی کا مشاہدہ کرتی رہیں۔

تلاوت قرآن کریم مکرم نذیر بارگے صاحب نے اور اس کا انگریزی ترجمہ مکرم بلال بارگے صاحب نے پیش کیا۔ بعد ازاں مکرم بدرالدین جعفر صاحب نے حضرت مسیح موعود کی اردو نظم خوش الحانی سے سنائی۔ نظم کا انگریزی ترجمہ ایک نو احمدی جوان مکرم فواد ڈیوڈز نے پڑھا۔

خاکسار عبدالرشید یحیٰ مربی سلسلہ ساؤتھ افریقہ نے اپنی افتتاحی تقریر میں احمدیت کے روشن مستقبل کا ذکر کیا۔

افتتاحی دعا کے بعد اس سیشن کی کارروائی مکرم بدرالدین جعفر صاحب نائب صدر جماعت کی زیر صدارت جاری رہی۔ اس سیشن میں تین تقاریر ہوئیں جن کے عنوانات 'ہستی باری تعالیٰ'، 'حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم بحیثیت داعی الی اللہ' اور 'قرآن مجید انسانیت کے لئے مکمل ضابطہ حیات' تھے۔ جو بالترتیب مکرم حماد عاصم صاحب صدر جماعت احمدیہ جوہانسبرگ، مکرم عباس بن سلیمان مربی سلسلہ از غانا (مغربی افریقہ) جو اس وقت سوازی لینڈ میں خدمات سلسلہ بجا لا رہے ہیں اور مکرم مشتاق بارگے صاحب نے فرمائیں۔ ان تقاریر کے ساتھ پہلے سیشن کا اختتام ہوا۔

بعد ازاں نماز ظہر و عصر ادا کی گئیں۔ نمازوں کے بعد تمام حاضرین کو دوپہر کا کھانا پیش کیا گیا جو حضرت مسیح موعود کے لنگر میں آپ کے خادموں نے تیار کیا تھا۔

دوسرا سیشن

اڑھائی بجے بعد دوپہر دوسرے سیشن کا آغاز ہوا۔ اس سیشن میں خواتین کے جلسہ کا الگ انتظام تھا جو جماعت کے جوبلی ہال میں منعقد کیا گیا۔ اس میں تمام تقاریر خواتین نے اپنے انتظام کے ماتحت کیں۔

مردانہ جلسہ گاہ کے دوسرے سیشن کی کارروائی مکرم ڈاکٹر حماد عاصم صاحب صدر جماعت احمدیہ جوہانسبرگ کی صدارت میں ہوئی۔ تلاوت قرآن کریم مکرم عمران عبداللطیف صاحب نے کی۔ یہ بھی نئے احمدی ہیں جو احمدی ہونے کی وجہ سے اپنے گھر والوں خصوصاً سسرال والوں سے کافی دباؤ میں ہیں۔ ان کی بیوی اور بچوں کو ان سے الگ کر دیا گیا ہے تاہم وہ ثابت قدم ہیں اور اسی حال میں خوش ہیں۔ اس کے بعد مکرم غلام سعید صاحب نے حضرت مسیح موعود کی اردو نظم پیش کی جس کا انگریزی ترجمہ مکرم عبدالعزیز عبداللطیف صاحب نے پڑھا۔

اس سیشن میں دو تقاریر ہوئیں۔ پہلی تقریر مکرم داؤد آرتھر غانین مربی سلسلہ جو اس وقت لیسوتھو میں کام کر رہے ہیں نے ''بعثت حضرت امام مہدی'' کے عنوان پر کی۔ دوسری تقریر مکرم ریان ایلم صاحب نے کی۔

مجلس سوال و جواب

ان تقاریر کے بعد ایک مجلس سوال و جواب منعقد ہوئی جس میں پینل کے ممبران مکرم داؤد آرتھر صاحب مربی لیسوتھو، مکرم ڈاکٹر حماد عاصم صاحب صدر جماعت جوہانسبرگ، مکرم ریان ایلم صاحب نیشنل سیکرٹری دعوت الی اللہ اور خاکسار مربی انچارج جنوبی افریقہ تھے۔ سوال و جواب کا یہ غیر معمولی اور دلچسپ سلسلہ دو گھنٹے تک جاری رہا۔

دوسرا دن اور اختتامی اجلاس

جلسہ کے دوسرے دن 30/ جون کا آغاز بھی نماز تہجد سے ہوا نماز فجر کے بعد درس قرآن کریم ہوا۔

تیسرے اور آخری سیشن کا آغاز خاکسار نیشنل صدر و مربی انچارج کی صدارت میں مکرم زید ابراہیم صاحب کی تلاوت قرآن کریم سے ہوا۔ جس کا انگریزی ترجمہ مکرم ابراہیم ایلم صاحب نے پیش کیا۔ مکرم ڈاکٹر حماد عاصم صاحب نے حضرت مسیح موعود کی اردو نظم پیش کی جس کا انگریزی ترجمہ مکرم محمد سعید صاحب نے پیش کیا۔

اس سیشن میں تین تقاریر ہوئیں۔ پہلی تقریر مکرم توفیق بارگے صاحب، نیشنل سیکرٹری جماعت احمدیہ جنوبی افریقہ نے ''خلافت دنیا کی مشکلات کا واحد حل'' کے موضوع پر کی۔ دوسری تقریر مکرم حسین جعفر صاحب نے کی جس کا عنوان 'دین میں مالی قربانیوں کی اہمیت' تھا۔ اور تیسری تقریر مکرم اعجاز احمد چوہدری صاحب نے دینی جہاد کے موضوع پر کی۔

آخر میں خاکسار نیشنل صدر و مربی انچارج جنوبی افریقہ نے اپنے اختتامی خطاب کے لئے دینی اخوت کو اپنا موضوع بنایا۔

اس جلسہ میں پہلی مرتبہ جماعت احمدیہ جنوبی افریقہ کے سپرد تینوں ممالک سوازی لینڈ، لیسوتھو اور نمیبیا سے وفود نے شرکت کی جو نہایت اچھا اثر لے کر واپس گئے۔ سوازی لینڈ کے وفد کے صدر نے اپنے تاثرات بیان کرتے ہوئے بتایا کہ ہم نے احمدیت قبول تو کر لی لیکن احمدیت کا ہمیں زیادہ پتہ نہیں تھا۔ اس جلسہ میں شامل ہونے کے بعد ہمیں احمدیت کے نفوذ کا علم ہوا اور تقاریر سننے کے بعد دل یقین سے بھر گیا کہ احمدیت سچی ہے اور سیدھی راہ پر ہے۔ ہم واپس جا کر اپنے علاقہ کے احمدیوں کو اپنے تاثرات سے آگاہ کریں گے اور مزید ذوق و شوق سے دعوت الی اللہ کریں گے۔ وہ اس بات سے بھی بہت حیران ہوئے کہ صرف جماعت احمدیہ ہی ایسی جماعت ہے جو دین کی دعوت الی اللہ کے لئے تشدد پر یقین نہیں رکھتی۔

نمیبیا کے نمائندے جو ابھی 23 سال کے نوجوان ہیں انہوں نے چھ ماہ ہمارے پاس قیام کر کے مکمل تربیت حاصل کرنے کا ارادہ ظاہر کیا ہے۔ دو ماہ قبل یہ صاحب یہاں ایک ماہ قیام کر کے گئے تھے اور نماز وغیرہ مکمل زبانی یاد کر لی تھی۔ اسی طرح اختلافی عقائد بھی سیکھے ہیں۔ اور اب قرآن مجید کی تلاوت بھی سیکھنی شروع کی ہے۔ ان وفود کے علاوہ امسال کل 9 ممالک کے نمائندے اس جلسہ میں شامل ہوئے۔

اس موقع پر کتابوں کی ایک نمائش کا بھی انتظام کیا گیا تھا جس میں تمام غیر ملکی زبانوں میں مہیا تراجم قرآن 'اسلامی اصول کی فلاسفی' اور دوسرا جماعتی لٹریچر رکھا گیا تھا۔ جسے غیر از جماعت دوستوں نے خاص طور پر بہت شوق اور حیرت سے ملاحظہ کیا۔ اس موقع پر بکسٹال سے تقریباً دو ہزار رانڈز تک کی کتب کی فروخت ہوئی۔

(الفضل انٹرنیشنل 6/ ستمبر 2002ء)

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

ولادت

☼ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مکرم چوہدری ناصر محمود صاحب ٹورانٹو کینیڈا کو مورخہ 9 ستمبر 2002ء کو بیٹی سے نوازا ہے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ازراہ شفقت بچی کا نام مناہل محمود عطا فرمایا ہے۔ بچی بفضلہ تعالیٰ وقف نو کی بابرکت تحریک میں شامل ہے۔ بچی مکرم چوہدری اللہ بخش صادق صاحب ناظم وقف جدید کی پوتی ہے۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے بچی کو باعمر، سعادت مند، خادمہ دین اور والدین کیلئے قرۃ العین بنائے۔

درخواست دعا

☼ مکرم بلال احمد خان صاحب کارکن دفتر الفضل لکھتے ہیں خاکسار کی والدہ محترمہ سرور بیگم صاحبہ گزشتہ چند روز سے مختلف عوارض کی وجہ سے بیمار ہیں۔ احباب جماعت سے دعا کی دردمندانہ درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ انہیں کامل شفایابی اور لمبی عمر سے نوازے۔ آمین

☼ مکرم شہزاد احمد صاحب ابن مکرم نصیر احمد صاحب محلہ نصیر آباد غالب کا 13-اکتوبر 2002ء کو اپنڈکس کا آپریشن فضل عمر ہسپتال ربوہ میں ہوا ہے۔ کمزوری بہت ہے احباب سے آپریشن کے بعد کی پیچیدگیوں سے محفوظ رہنے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

ضرورت سول انجینئر

☼ ہمیں اپنے تعمیری منصوبے کیلئے ایک عدد سول انجینئر کی ضرورت ہے جو مندرجہ ذیل قابلیت کا حامل ہو۔

1- تعمیراتی کام کا کم از کم پانچ سال کا تجربہ۔
2- تین سالہ انجینئرنگ ڈپلومہ یا اس کا متوازی۔

خدمت دین کا جذبہ رکھنے والے خواہشمند حضرات صدر محلہ یا امیر جماعت کی تصدیقی درخواست اور متعلقہ کاغذات کے ساتھ مورخہ 20 اکتوبر 2002ء کو وکیل المال ثالث کو بلمشافہ مل لیں۔

(وکالت مال ثالث تحریک جدید)

تبدیلی نام

☼ میں نے اپنا نام ناصر احمد سے تبدیل کر کے ناصر شاہد رکھ لیا ہے۔ لہٰذا آئندہ مجھے اسی نام سے لکھا اور پکارا جائے۔

ناصر شاہد ولد محمد رفیق 35-70 براڈوے اپارٹمنٹ B5 جیکسن ہائٹس نیویارک۔ امریکہ

ولادت

☼ مکرم غلام مصطفیٰ تبسم صاحب کارکن دفتر روزنامہ الفضل لکھتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے اپنا خاص فضل فرماتے ہوئے میری چھوٹی ہمشیرہ محترمہ بشریٰ نجم صاحبہ لیکچرار گورنمنٹ ہائیر سیکنڈری سکول ضلع جھنگ اور محترم فاتح الدین احمد بسراء صاحب باب الابواب کو مورخہ 14-اکتوبر 2002ء کو ایک بیٹے اور بیٹی کے بعد دوسرے بیٹے سے نوازا ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت بچے کا نام نارس احمد ناصر عطا فرمایا ہے۔ جو وقف نو کی بابرکت تحریک میں شامل ہے بچہ محترم چوہدری نجم الدین صاحب مرحوم آف درہ شیر خان ضلع کوٹلی آزاد کشمیر کا نواسہ اور محترم چوہدری احسان الرحمٰن صاحب بسراء واقف زندگی مرحوم باب الابواب ربوہ کا پوتا ہے احباب سے بچے کے نیک، خادم دین ہونے اور تادیر سلامت رہنے کیلئے دعا کی عاجزانہ درخواست ہے۔

بقیہ صفحہ 1

☆ احباب جماعت کو تحریک کریں کہ اپنے وعدے سے کچھ نہ کچھ زائد ادائیگی فرمائیں۔

☆ امسال عشرہ وقف جدید رمضان المبارک کے پہلے عشرہ میں شروع ہو جائے گا اس لئے جملہ احباب جماعت کو تحریک کریں کہ رمضان المبارک کے شروع میں اپنا چندہ ادا فرماویں۔

☆ وقف جدید کی روایت ہے کہ جو جماعتیں اور مجاہدین اپنا وقف جدید کا چندہ رمضان المبارک میں ادا فرما دیتے ہیں ان کے نام 29 رمضان المبارک کی دعائیہ فہرست میں شامل کر کے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت اقدس میں دعائے خاص کیلئے درخواست کی جاتی ہے۔ کوشش فرمائیں کہ آپ کی جماعت کا نام دعائیہ فہرست میں شامل ہوئے۔ سو فیصد ادائیگی کرنے والے احباب جماعت کے اسمائے گرامی کی اطلاع 27 رمضان المبارک تک دفتر وقف جدید میں دے کر ممنون فرمائیں۔

☆ احباب جماعت کو تحریک کریں کہ اللہ تعالیٰ وقف جدید کے جملہ مقاصد کو پورے فرمائے اور اپنے فضل خاص سے مالی سال برکتوں کے ساتھ اختتام پذیر فرمائے اور جملہ مجاہدین کو غیر معمولی برکتوں سے نوازے۔ آمین (ناظم وقف جدید)

عالمی خبریں

عالمی ذرائع ابلاغ سے

عراق پر حملے کا نیا جواز امریکی انٹیلی جنس حکام نے عراق کے خلاف ممکنہ مسلح کارروائی کے لئے ایک نیا جواز تلاش کرتے ہوئے دعویٰ کیا ہے کہ عراق میں روپوش القاعدہ ارکان امریکہ پر کیمیائی حملہ کر سکتے ہیں، امریکی حکام کا کہنا ہے کہ اسامہ نے 1990ء میں اعلیٰ عراقی انٹیلی جنس عہدیدار سے ملاقات کی تھی۔ ہماری تحقیقات جیسے جیسے آگے بڑھ رہی ہے مزید انکشاف ہو رہے ہیں۔

کینیا میں 6 وزراء کے استعفے کینیا میں چھ وزراء نے استعفے دے دیئے ہیں جس کے باعث حکمران جماعت تاریخ کے بدترین بحران کا شکار ہوگئی ہے کینیا میں ''کانو'' جماعت 1963ء سے حکمران چلی آ رہی ہے۔ صدر موئی پر لگاتار چوبیس سال اقتدار میں رہنے کی وجہ سے آئندہ دسمبر میں ہونے والے انتخابات میں حصہ لینے پر پابندی ہے۔ سیاحت واطلاعات اور وزیر تعلیم اس وجہ سے مستعفی ہوگئے ہیں کہ ابھی تک آئندہ انتخابات کیلئے صدر موئی کے جانشین کا فیصلہ نہیں کیا گیا۔ وزیر توانائی، وزیر منصوبہ بندی سمیت دیگر وزراء پہلے ہی استعفیٰ دے چکے ہیں۔

10 فلسطینی جان بحق مشرقی وسطیٰ میں غزہ اور مغربی کنارے کے علاقوں میں اسرائیلی افواج کی فلسطینیوں کے خلاف کارروائیاں جاری ہیں۔ اسرائیلی فوج نے فائرنگ اور دھماکہ کر کے دو بچوں سمیت 10 فلسطینیوں کو جاں بحق اور درجنوں کو شدید زخمی کر دیا۔ دو گھر بموں سے تباہ کر دیئے گئے۔ 20 فلسطینیوں کو گرفتار کر لیا گیا۔ فلسطینی انتظامیہ نے کہا ہے کہ اسرائیلی کارروائیاں فلسطینیوں کا قتل عام ہے۔ عالمی برادری فوری مداخلت کرے۔

برونڈی میں باغیوں کے حملے وسطی افریقہ میں برونڈی کے مقام پر باغیوں کے مختلف حملوں میں 7 افراد ہلاک اور 8 زخمی ہوگئے۔

دہشت گردی کے شواہد یمنی ساحل پر فرانسیسی جہاز کے دہشت گردی کا نشانہ بننے کے شواہد مل گئے ہیں۔ تحقیقات کرنے والے فرانسیسی حکام کو تباہ شدہ تیل بردار جہاز کے ملبہ سے دھماکہ خیز مواد ٹی این ٹی ملا ہے جس سے ثابت ہوتا ہے کہ جہاز کو منصوبہ بندی سے نشانہ بنایا گیا تھا۔

سب سے بڑی جیل اسرائیل میں متعین برطانوی سفیر شیرارڈ نے فلسطین کو دنیا کی سب سے بڑی جیل قرار دیا ہے جہاں 35 لاکھ شہری خوف و ہراس میں زندگی بسر کر رہے ہیں۔

انڈونیشیا سے غیر ملکیوں کا انخلا انڈونیشیا میں بم دھماکوں کے بعد غیر ملکیوں نے انڈونیشیا سے نکلنا شروع کر دیا ہے۔ ملک میں غیر ملکی سفارتی مشنوں کی سیکورٹی کے اقدامات انتہائی سخت کر دیئے گئے ہیں۔ خصوصی طیارہ بم دھماکے میں جل کر ہلاک ہونے والے پندرہ آسٹریلوی باشندوں کی نعشیں سڈنی لے گیا۔ امریکہ نے اپنے شہریوں کو فوری طور پر انڈونیشیا چھوڑنے کی ہدایت کی ہے۔ کوفی عنان نے اپنے بیان میں کہا ہے کہ دہشت گردی کی ایسی وارداتوں کی مذمت کرتے ہیں۔ یاد رہے کہ انڈونیشیا کے دو نائٹ کلبوں اور امریکی اعزازی قونصل خانے کے باہر ہونے والے بم دھماکے میں 200 افراد لقمہ اجل بن گئے تھے۔ مرنے والوں کی اکثریت سیاحوں کی تھی۔ 300 سے زائد افراد زخمی ہوئے تھے۔

عالم اسلام کے خلاف شرانگیز مہم امریکی جریدے نیوز ویک میں شائع ہونے والی رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ عالم اسلام کے خلاف شرانگیز مہم کے شعلے خوفناک شکل اختیار کر سکتے ہیں۔ آئندہ امریکی خارجہ پالیسی کا اہم مسئلہ ایک ارب 20 کروڑ مسلمانوں پر مشتمل عالم اسلام سے اچھے تعلقات رکھنا ہوگا۔ یہی امریکی مفادات کے تحفظ کے لئے ضروری ہے۔ امریکی پادری فارویل مذہبی رہنما رابرٹسن اور فرینکس جیسے لوگوں کی ہرزہ سرائی ایسے وقت میں سامنے آئی ہے جب کہ امریکہ عراق کے خلاف جنگ کیلئے عرب دنیا کو قائل کر رہا ہے۔ امریکی بنیاد پرستوں کے توہین آمیز کلمات پر پورے عالم اسلام میں ناراضگی پائی جاتی ہے۔

امریکہ مخالف مظاہرے فرانس کے تیس سے زائد شہروں اور ترکی کے شہر استنبول میں عراق کے خلاف مسلح کارروائی کے خلاف ہزاروں افراد نے مظاہرے کئے۔ مظاہرین نے جنگ کے خلاف نعروں پر مشتمل بینرز اٹھا رکھے تھے۔ ان مظاہروں کا اہتمام حقوق انسانی کی تنظیموں کے کارکنوں نے کیا تھا۔ آسٹریلیا میں بھی عراق کی حمایت میں مظاہرے کئے گئے۔ سیکرٹری جنرل عرب لیگ نے کہا کہ کوئی عرب فوجی عراق پر ممکنہ امریکی حملے میں شریک نہیں ہوگا۔

فلسطینی گرویوں کی باہمی لڑائی فلسطینی لیڈر یاسر عرفات کے فتح گروپ نے ایک احتجاجی مظاہرہ کیا جس میں تقریباً 15 ہزار فلسطینیوں نے شرکت کی۔ مظاہرین فلسطینی گروپوں کا باہمی تصادم ختم کرنے کا مطالبہ کر رہے تھے۔ غزہ میں ایک ہفتے سے کشیدگی جاری ہے۔ کیونکہ فلسطینی پولیس کے ایک سربراہ کو حماس کے باغی ممبران نے قتل کر دیا تھا۔

اسامہ زندہ ہے لندن سے شائع ہونے والے عربی روزنامہ ''المجلہ'' نے ایک کویتی باشندے کے حوالے سے دعویٰ کیا ہے کہ اسامہ بن لادن زندہ ہے، ایسوسی ایٹڈ پریس نے عرب جریدے کے حوالے سے کہا ہے کہ المجلہ کے نمائندے نے استفسار پر محمد خلیل نے بتایا کہ یہ انٹرویو عبدالرحمٰن الرشید نے انٹرنیٹ کے ذریعے دیا تاہم اس نے یہ نہیں بتایا کہ اسامہ کہاں ہے

ملکی خبریں

ملکی ذرائع ابلاغ سے

ربوہ میں طلوع و غروب

بدھ	16-اکتوبر	زوال آفتاب	11-54
بدھ	16-اکتوبر	غروب آفتاب	5-38
جمعرات	17-اکتوبر	طلوع فجر	4-49
جمعرات	17-اکتوبر	طلوع آفتاب	6-1

حلف پی سی او یا 73ء کے آئین کے تحت!

وفاقی وزیر اطلاعات و فروغ ابلاغ نے کہا ہے کہ نومنتخب ارکان پارلیمنٹ پی سی او کے تحت حلف اٹھائیں گے یا 1973ء کے آئین کے تحت! اس کا ابھی فیصلہ نہیں ہوا اس پر کام ہو رہا ہے- جہاں تک نیشنل سیکیورٹی کونسل کا تعلق ہے تو یہ ادارہ سپریم نہیں پارلیمنٹ اور عوام ہی سپریم ہیں-

جنگ مسلط کی گئی تو بھرپور جواب دینگے

صدر جنرل مشرف نے مقبوضہ کشمیر اسمبلی کے انتخابات کو ڈھونگ قرار دیا ہے- انہوں نے کہا کہ انتخابات میں دس فیصد سے بھی کم لوگوں نے اپنا حق رائے دہی استعمال کیا جبکہ بھارت نے ووٹنگ کی شرح 44 فیصد سے بھی کم بتائی ہے- ایکو سربراہ کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے صدر مشرف نے کہا کہ بھارت کشمیریوں کی جدوجہد کو سرحد پار دہشت گردی سے منسوب کر کے پراپیگنڈہ کر رہا ہے- تاکہ دنیا کی توجہ کشمیر کے اصل مسئلہ سے ہٹا سکے- انہوں نے کہا ہم جنگ نہیں چاہتے ہم خطے میں امن کے خواہاں ہیں اور مذاکرات کے ذریعے تمام مسائل حل کرنا چاہتے ہیں- ہماری ایٹمی صلاحیت اور افواج ملک کے دفاع کیلئے ہیں وہ کسی بھی جارحیت کا بھرپور جواب دینے کی اہل ہیں- اس لئے اگر ہم پر جنگ مسلط کی گئی تو بھرپور جواب دینگے-

انتقال اقتدار کے شیڈیول کا اعلان

گورنر پنجاب نے کہا ہے کہ صوبے میں نئے وزیر اعلیٰ کے حلف اٹھانے کے بعد انہیں تبادلوں سمیت تمام انتظامی اختیارات منتقل ہو جائیں گے- اور بطور گورنر ان کا کردار آئینی رہ جائے گا- جو ان کے موجودہ سیٹ اپ سے مختلف ہوگا- انہوں نے کہا کہ صوبے میں انتقال اقتدار کے شیڈیول کا اعلان آئندہ چند روز میں وفاقی حکومت کرے گی- تاہم اس سلسلہ میں ہماری تمام تیاریاں مکمل ہیں- پنجاب اسمبلی کی تزئین و آرائش بھی مکمل ہو چکی ہے انہوں نے کہا کہ پنجاب اسمبلی کے پہلے اجلاس کی صدارت سے اسمبلی کے وہ سینئر رکن کریں گے جو سب سے زیادہ مرتبہ اسمبلی کے رکن رہے ہوں-

نارروال میں 7 افراد کا قتل

نارروال میں پیشی کیلئے عدالت پہ تین حقیقی بھائیوں سمیت اندھا دھند فائرنگ کر کے سات افراد کو قتل کر دیا گیا- ہلاک ہونے والوں میں دو اور بھی شامل ہیں- کوٹ سلطان کے تینوں بھائی اپنے دوستوں کے ساتھ نارروال کی عدالت میں پیشی کیلئے جا رہے تھے کہ مخالفین نے اندھا دھند فائرنگ کردی-

دہشت گردی کے بنیادی اسباب ختم کئے جائیں

صدر مشرف نے کہا ہے کہ حق خود ارادیت کے لئے جدوجہد اور دہشت گردی میں واضح فرق کیا جانا چاہئے- ہم نے دہشت گردی کے خلاف عالمی اتحاد کا ساتھ دینے کا فیصلہ اصولوں کی بنیاد پر کیا- کیونکہ ہم ہر قسم کی دہشت گردی کے خلاف ہیں- عالمی برادری کو چاہئے کہ وہ دہشت گردی کے بنیادی اسباب کو ختم کرنے پر غور کرے- وہ اقتصادی تعاون کی تنظیم کے استنبول میں سربراہ اجلاس سے خطاب کر رہے تھے-

حکومت سازی کیلئے پارٹی قائدین کی ملاقاتیں

مسلم لیگ (ن) اور پاکستان پیپلز پارٹی کے قائدین نے متحدہ مجلس عمل کے نائب صدر سے ملاقات کی- جس میں انتخابات کے بعد پیدا ہونے والی صورتحال اور انتقال اقتدار کے حوالہ سے تفصیلی تبادلہ خیال کیا گیا-

قومی اسمبلی میں نئے اور پرانے چہرے

قومی اسمبلی کے اب تک موصول ہونے والے نتائج کے مطابق 269 نشستوں پر کامیاب ہونے والے امیدواروں کی بھاری اکثریت نئے چہروں پر مشتمل ہے منتخب اراکین اسمبلی پر کی گئی تحقیق کے مطابق 19[illegible] منتخب اراکین پہلی مرتبہ قومی اسمبلی کے ایوان میں داخل ہونگے- 68 سابق اراکین قومی اسمبلی میں پھر سے منتخب ہو کر عوام کی نمائندگی کریں گے ایک سابق سینیٹر اور 24 سابق اراکین صوبائی اسمبلی بھی قومی اسمبلی میں منتخب ہو گئے ہیں- ان 19[illegible] میں سے 174- اراکین بالکل نئے چہرے ہیں-

ممکنہ وزیر اعظم کے لئے لسٹ تیار

اسٹیبلشمنٹ نے آئندہ ممکنہ وزیر اعظم کی شارٹ لسٹ تیار کی ہے- جس میں وزیر اعظم کے آٹھ ممکنہ امیدواروں کی فہرست کے مطابق حامد ناصر چٹھہ، میر ظفر اللہ خان جمالی، چوہدری شجاعت حسین، عطا محمد مانیکا، مخدوم امین فہیم، راؤ سکندر اقبال، سردار فاروق احمد خان لغاری اور زبیدہ جلال کے نام شامل ہیں- ان افراد کے کوائف کی فائلیں تیار کر لی گئی ہیں جو صدر مملکت کو ترکی کے دورے سے واپسی پر پیش کی جائیں گی- یہ بھی کہا جا رہا ہے کہ اگر سیاسی جماعتیں کسی بھی نام پر اتفاق نہ کر سکیں تو اسٹیبلشمنٹ کے سب سے مضبوط امیدوار فاروق لغاری ہونگے-

15 ماہ میں تین انتخابات 20- ارب روپے خرچ

گزشتہ 15 ماہ کے دوران پاکستان میں 3 انتخابات ہوئے- پہلے بلدیاتی انتخابات پھر صدارتی ریفرنڈم اور عام انتخابات 2002ء کے نتائج حاصل کئے گئے- بی بی سی کی ایک رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ انتخابات پر خرچ ہونے والی رقم تقریباً پونے آٹھ ارب روپے بنتی ہے- اس رقم میں وہ 12 ارب روپے بھی جمع کر لئے جائیں جو بلدیاتی اور پارلیمانی انتخابات میں حصہ لینے والے امیدواروں نے اپنی انتخابی مہم پر خرچ کئے- تو کل 20- ارب روپے بنتے ہیں-

فائنل میڈل ٹیبل

ایشین گیمز 2002

ملک	گولڈ	سلور	برونز	ٹوٹل
چین	150	84	74	308
جنوبی کوریا	96	80	84	260
جاپان	44	73	72	189
قزاقستان	20	26	30	76
ازبکستان	15	12	24	51
تھائی لینڈ	14	19	10	43
بھارت	11	12	13	36
تائیوان	10	17	25	52
ایران	8	14	14	36
پاکستان	1	6	6	13

روحی
ڈپریشن کی مفید مجرب دوا
ناصر دواخانہ رجسٹرڈ گولبازار ربوہ
فون نمبر: 212434 - فیکس: 213966

العطاء جیولرز
DT-145-C کری روڈ
ٹرانسفارمر چوک راولپنڈی
پروپرائیٹر- طاہر محمود ☎ 4844986

بھائی بھائی گولڈ سمتھ
اقصیٰ روڈ چیمہ مارکیٹ ربوہ
☎ 211158 (گلی کے اندر ہے)

احمد کیٹرنگ اینڈ ٹینٹ سروس
ٹینٹ اینڈ فوڈ سپلائیرز
شادی بیاہ پارٹی اور ہر قسم کے فنکشنز کیلئے
ہمارے پاس تشریف لائیں-
فون: 5832655 موبائل: 0303-7558315
172-173 بینک سکوائر مارکیٹ ماڈل ٹاؤن لاہور

خشکی- سکری- گرتے بال- بالچر

ALOPECIA CURE	30/-	بالچر، سر، داڑھی مونچھ کے بالوں میں خلا ہونا
DANDRUFF CURE	30/-	سکری، بالوں میں خشکی کیلئے
ARNICA HAIR OIL	50/-	خشکی، سکری، گرتے بالوں، بالچر کیلئے مفید آئل
FALLING HAIR COURSE	100/-	بالوں کے گرنے، کمزور ہونے، گنجا پن وغیرہ میں یہ کورس نئے بال اگاتا اور پہلے بالوں کو مضبوط کرتا ہے-

معلومات ادویات و لٹریچر ہمارے سٹاکسٹ یا براہ راست ہیڈ آفس سے طلب فرمائیں-

کیور بٹو میڈیسن کمپنی انٹرنیشنل گولبازار- ربوہ پاکستان
☎ کلینک: 214606 ہیڈ آفس: 213156 سیلز: 214576